

# قرآن سے تمسک قرآن سے تمسک اور اس پر عمل

<"xml encoding="UTF-8?>

فصل اول کے تین امور میں سے پہلا امر جو تلاوت سے مخصوص تھا اس میں تلاوت کی کیفیت اور اس کی ذمہ داری وغیرہ سے متعلق باتیں بیان کی گئیں اب اس امر کے تحت آئے والے دو ابواب یعنی قرآن سے تمسک اور اس پر عمل کے باب اور نزدیق قرآن کے باب پر یہاں اجمال کے ساتھ بحث کی جا رہی ہے۔

## قرآن سے تمسک اختیار کرنا

قرآن سے تمسک اور اس پر عمل کے باب میں ”کافی“ کے اندر کئی روایتیں نقل ہوئی ہیں جن میں سے ایک طویل حدیث یہاں نقل کر رہے ہیں امام صادق علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا:

”ابیها الناس انکم فی داور هدنة وانتم علی ظهرسفروالسّیربكم سریع“

اے لوگوں! ابھی تم آرام کی جگہ اور صلح و آشتی کی منزل میں زندگی بسر کر رہے ہو تم ابھی راہ میں ہو اور تمہیں تیزی کے ساتھ لے جایا جا رہا ہے

”وقدراً يتيم الليل والنهاي والشمس والقر بيليان كل جديده ويقربان كل بعيد ويأتيان بكل موعودفا عدو الجهاز  
لبعد المجاز“

بلاشبہ تم نے دیکھا کہ شب دروز اور آفتاب و مابتاب کی گردش ہر نئی چیز کہنہ بنا دیتی ہیں، اور ہر دوری کو نزدیک کر دیتی ہیں اور زمانہ کی یہ رفتار ہر وعدہ کی ہوئی چیز کو تمہارے سامنے پیش کرتی ہے، پس طویل مسافت کے لئے وسیلہ مہیا کرو کیونکہ تمہاری گزرگاہ اور عبور کی جگہ بہت دو رہے اور اس کے لئے وسیلہ کی ضرورت ہے۔

”قال: فقام المقداد بن الاسود فقال: يارسول الله وما دار الهدنة؟ قال دار بلاغ وانقطاع“

اس وقت مقداد بن اسود کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ: ”دار بدنہ“ کیا ہے؟ فرمایا: ایسا گھر جو پہنچانے والا اور جدا کرنے والا ہے (کیونکہ انسان کو آخرت کی منزل تک پہنچاتا ہے اور انسان دنیا میں جس جس چیز سے لگاؤ اور دوستی رکھتا ہے اس سے اسے جدا کر دیتا ہے

## قرآن شفیع بھی ہے اور شاکی بھی

”فإذا أبصّة عليكم الفتن كقطع الليل المظلم فعليكم بالقرآن فانه شافع مشفع وما حل مصدق“  
پس اگر فتنے اور آشوب تاریک رات کے حصوں کے مانند تمہیں ڈھانپ لیں تو قرآن کی طرف رجوع کرو کیونکہ قرآن ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت خدا کے یہاں مقبول ہے اور ایسا عرض گزار ہے جس کی شکایت قابل قبول ہے“

سچ ہے! اگر قرآن قیامت کے دن تمہاری شفاعت کرے اور تمہارے حق میں کلام کرے تاکہ خدا تمہارے ساتھ ازروئے عدل پیش نہ آئے بلکہ رحمت کو عدل کا ساتھی قرار دے اور صرف خدائے عادل نہیں بلکہ خدائے عادل

ورحیم تمہارا حساب وکتاب کرے تو قرآن کی شفاعت مقبول قرار پائے گی۔ چنانچہ اگر خداوند عالم صرف عدالت کے ساتھ آپ کا حساب وکتاب کرے گا تو بڑی مشکل پیش آئے گی لیکن اگر رحمت بھی عدالت کے ساتھ شامل ہوگئی اور دونوں نے باہم آپ کا حساب وکتاب کیا تو نجات کی امید پیدا ہو جائے گی۔

جس طرح قرآن کی شفاعت خدا کے نزدیک قبول ہے یوں ہی اگر خدا نخواستہ وہ تمہاری شکایت کرے اور تمہاری بد اعمالیاں بیان کرے اور روز جزا کے مالک سے تمہاری شکایت کرے تو خداوند عالم اس کی شکایت کی تصدیق کرے گا، کیونکہ قرآن اللہ کا کلام ہے پس اگر وہ بندوں کی شکایت صاحب کلام تک پہنچائے تو متکلم اپنے کلام کی تصدیق کرے گا اور اس پر یقین کرے گا۔ اور وہ دن بہت سخت و دشوار ہے کہ قرآن مجید شفاعت کے بجائے ہماری شکایت کرے۔

## قرآن بہترین رہنمَا

”وَمَنْ جَعَلَهُ اِمَامَهُ، قَادِهُ الِّجَنَّةَ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَهُ سَاقِهَ الِّنَّارَ“

جو قرآن کو اپنے سامنے رکھے اور اس کی پیروی کرے تو قرآن اس کا ذمہ دار و ضامن ہوگا اور اسے جنت کی جانب روانہ کرے گا اور جو شخص قرآن کو پس پشت ڈال دے (ببذکتاب اللہ وراء ظہروہ) قرآن اسے دوزخ اور عذاب الہی کی طرف ہنکالی جائے گا۔

”وَهُوَ الدَّلِيلُ يَدُلُّ عَلَى خَيْرٍ سَبِيلٌ“

اور قرآن ایسا رہنمَا ہے جو بہترین راہ کی نشان دہی کرتا ہے۔

”وَهَكَتَابٌ فِيهِ تَفْصِيلٌ وَبِبَيَانٍ وَتَحْصِيلٍ وَهُوَ الْفَصْلُ لِيُسْ بَالْهَزْلِ“

وہ ایسی کتاب ہے جس میں ہر چیز کی تفصیل اور اس کا بیان ہے، اس سے حقائق حاصل ہوتے ہیں اور کوئی مبہم بیان اس میں نہیں پایا جاتا۔ وہ جو بات بھی کہتا ہے سنجیدہ اور فیصلہ کننده ہے اس میں کبھی مذاق اور غیر سنجیدگی نہیں پائی جاتی۔

## باطن قرآن کو سمجھنے کے لئے وراثتی علم ضروری ہے

”لَهُ ظَهَرٌ وَبَطْنٌ“ قرآن میں ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے۔

قرآن کے ظاہر کو ظاہری علوم کے ذریعہ حاصل کیا جاسکتا ہے لیکن اس کے باطن کو ظاہری، علوم سے نہیں سمجھا جاسکتا۔ امام صادق علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص تھا جو ایک مدرسہ کا اُستاد تھا اور اس نے فقہی و دینی مسائل میں کئی کتابیں بھی لکھی تھیں۔ ایک روز امام صادق علیہ السلام نے اس سے دریافت فرمایا: ”بِمَاذَا تَفْتَنَ النَّاسُ“ کس چیز کے ذریعہ کے فتویٰ دیتے ہو؟ اس نے عرض کی: ”بِالْقُرْآنِ“ میں قرآن سے لوگوں کو فتویٰ دیتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا: تو قرآن سے فتویٰ دیتا ہے جبکہ خداوند عالم نے تجھے قرآن سے ایک حرف بھی عطا نہیں کیا ہے اور تو نے قرآن کے ایک حرف کی بھی میراث نہیں پائی ہے ”وَمَا وَرَثَ اللَّهُ مِنَ الْقُرْآنِ حِرْفًا“

وہ شخص جو ایک فرقہ کا پیشووا تھا اور جس نے قرآن کے احکام و مسائل سے متعلق کتابیں لکھی تھیں امام اس سے فرماتے ہیں تجھے قرآن کا ایک حرف بھی میراث میں نہیں ملا ہے! کیونکہ پڑھ لکھ کر حاصل کیا جانے والا علم قرآن کے ظاہر تو پہنچا سکتا ہے لیکن باطن قرآن کو وراثتی علم کے بغیر حل نہیں کیا جاسکتا اور جو

وارث انبیاء ہے صرف وہی باطن قرآن سے حاصل کرسکتا ہے۔ اگر ایسے علماء پیدا ہوں جو حقیقاً انبیاء اور ان کے اوصاف کے وارث ہوں تو وہ باطن قرآن تک پہنچ سکتے ہیں مگر جس نے عملی طور سے انبیاء کی راہ کو ترک کر دیا اور ظاہر قرآن کا کچھ علم حاصل کر لیا وہ قرآن کی میراث سے کچھ بھی نہ پائے گا۔

”فظاہرہ حکم و باطنہ علم، ظاہرہ انيق و باطنہ عمیق لہ تخوم وعلی تخومہ تخوم لا تحصی عجائبه ولا تبلی غرائبہ“

قرآن کاظاہر اور حکم دستور ہے اور اس کا باطن علم و دانش ہے۔ اس کا ظاہر خوبصورت ہے اور باطن دقیق و عمیق اس میں گھرائیاں پائی جاتی ہیں اور ان گھرائیوں میں بھی گھرائیاں ہیں۔ اس کے عجائبات و غرائب ناقابل شمار اور سدا بہار ہیں جو کبھی فرسودہ نہ ہوں گے۔ (کیونکہ قرآن صاحب علم اور حکمت خدا کی طرف سے آیا ہے اور شب و روز، زمانہ کی گردشوں اور آفتاب و ماءتاب کے طلوع و غروب سے بالا تر ہے لہذا وہ کبھی زمان و مکان کی گردشوں سے فرسودہ و کہنہ نہ ہوگا)

## قرآن الہی جلوہ گاہ

”فیه مصابیح الہدی و منار الحکمة و دلیل علی المعرفة لمن عرف الصفة فلیجِل جاں بصرہ ولیبلغ الصفة نظره ینج من عطب ویتخلص من نشب“

قرآن میں ہدایت کے چراغ، حکمت کی نشانیاں اور معرفت کی دلیل موجود ہیں لیکن یہ سب اس کے لئے ہے جو ان علامتوں اور صفتوں کو پہچانتا ہو پس آگے بڑھنے والا اور صاحب تحرک یہ چاہتا ہے کہ اپنی آنکھوں کو اور جلا بخشے اور بغور مشاہدہ کرے تاکہ اس صفت کو درک کرسکے نیز ہلاکت سے نجات اور جہالت سے چھٹکارا پاسکے۔

قرآن اس الہی سائیں بورڈ کے مانند ہے جو انسانی زندگی کی راہ میں نصب کیا گیا ہے لیکن اس کے لئے پاک فطرت کی ضرورت ہے تاکہ اس میں لکھی ہوئی علامتوں اور نشانیوں کو حاصل کرسکے اور حقیقت بینی کی ضرورت ہے تاکہ ان صفات کو دیکھ سکے جو شناخت و معرفت کا سبب ہیں اور ان صفات کو درک کرتے ہوئے خود کو ہلاکت و جہالت سے دور کرے اور دوسروں کو بھی نجات بخشے۔

اس کے بعد آنحضرت استدلال فرماتے ہیں:

”فَانِ التَّفَكُّرُ حِيَاةُ قَلْبِ الْبَصِيرِ كَمَا يَمْشِي الْمُسْتَنِيرُ فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ فَعَلَيْكُمْ بِحُسْنِ التَّخْلُصِ وَقُلُّهُ التَّرَبِّصُ“ ([1])

صاحب بصیرت انسان غور فکر کے ذریعہ زندہ ہے اور فکر ہی انسانی دل کو حیات بخشتی ہے بالکل یوں ہی جیسے روشنی کا طالب نور یا چراغ کے ذریعہ اندھروں اور تارکیوں میں راہ طے کرتا ہے پس تم پر لازم ہے کہ بہترین انداز میں نجات و ربائی کی کوشش کرو اور اس کے انتظار میں کم رہو (تم ایسے مسافر کے مانند ہو کہ اگر جلدی نہیں گئے اور خود کو مشغول رکھا تو خواہ مخواہ تمہیں خود ہی لے جایا جائے گا پس خود زمین پر جم کرنے رہ جاؤ اور اس سے پہلے کہ لوگ لے جائیں تم خود چلے جاؤ اور خود چھٹکارہ حاصل کرو اور قید و بند نیز دنیا کے روابط و تعلقات سے اپنا دل ہٹالو)

## قرآن کی هدایت و نور انیت

شیخ کلینی، حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام سے ایک دوسری روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے اصحاب و انصار سے فرمایا: "اعلموا ن القرآن هدى النّهار و نوراللّیل المظلوم على مَا كان من جهود فاقه" ([2])

جان لو کہ قرآن دن میں ہدایت اور رات میں روشنی و نورانیت فراہم کرتا ہے اگرچہ حاملان قرآن جدو جہد میں مصروف اور فقرو فاقہ میں مبتلا ہوں یعنی مشکلات کا دباؤ اور تنگ دستی ان کی روشن ضمیر میں آڑتے نہیں آتی جبکہ اکثر حاملان قرآن زیادہ تر زندگی کے مشکلات اور فقر و تنگ دستی کا شکار رہتے ہیں پھر بھی ان دونوں فضیلتوں یعنی دن کی ہدایت اور تاریک رات کی نورانیت سے شرف یا ب ہوئے ہیں۔

ابن بابویہ قمی نے ایک روایت نقل کی ہے جس میں حضرت علی علیہ السلام اپنے فرزند محمد حنفیہ سے فرماتے ہیں:

"وعليک بتلاوة القرآن والعمل به ولزوم فرائضه وشرائعه وحلاله وحرامه وامرہ ونهیه والتهجّد به وتلاوته فی لیلک ونھارک فانه عهد من الله تعلیی الى خلفھفھو واجب علی کل مسلم ان ینظر کل یوم فی عهده ولو خمسین آیة" میں تمہیں قرآن کی تلاوت اور اس کے احکام پر عمل کی تاکید کرتا ہوں۔ تم پر اس کے فرائض، واجبات، شرائع، حلال و حرام اور امروں کی پابندی ضروری ہے، قرآن کے ساتھ شب زندہ داری کرو۔ رات اور دن میں قرآن پڑھنا چونکہ یہ قرآن خداوند عالم کا اپنے بندوں کی طرف بھیجا ہوا عہدو پیمان ہے لہذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ خدا کے اس عہد پر نظر ڈالے چاہے ہر روز پچاس آیت ہی کیوں نہ پڑھے۔

## جنت کے درجے آیات قرآن کے برابر

"واعلم ان درجات الجنّة على قدر آيات القرآن فإذا كان يوم القيمة يقال لقاريُ القرآن: اقراً وَأَرْقاً"

جان لو کہ جنت کے درجات قرآن کی آیتوں کے برابر ہیں۔ پس جب قیامت کا دن نمودار ہوگا تو قرآن کی تلاوت کرنے والے سے کہا جائے گا کہ تلاوت کرو اور بلندی حاصل کرو۔ یعنی جس قدر اس نے دنیا میں قرآن پڑھا اور اس کی تعلیم حاصل کی تھی اسی قدر قرآن وہاں ظاہر ہوگا۔ اور اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا آخرت میں اس کی ترقی اور درجات کی بلندی دنیا میں اس کے قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی مقدار سے تعلق رکھتی ہے۔ بلاشبہ جنت میں انبیاء و صد یقین کے بعد حاملان قرآن سے پڑھ کر کسی کا درجہ نہیں ہے لہذا جنت کے درجوں کو قرآنی آیات کے ذریعہ حاصل کرنا چاہئے۔

## قرآن کی جامع تعریف

شیخ کلینی نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک روایت نقل کی ہے جس میں آنحضرت نے چند جملوں میں قرآن کی جامع و کامل تعریف بیان فرمائی ہے۔

"القرآن هدىٌ من الفضلاله و تبیانٌ من العینٍ و استقالةٌ من العثرةٍ و نورٌ من الظلمةٍ و ضیاءٌ من الاحداثٍ و عصمةٌ من الہلکةٍ و رشدٌ من الغوايةٍ و بیانٌ من الفتنٍ و بلاغٌ من الدّنیا الی آخرةٍ و فیه کمالٌ دینکم و ما عدل احدٌ عن القرآن إلّا إلی النّار" ([3])

یعنی قرآن مندرجہ ذیل فضائل و اوصاف کا حامل ہے۔

۱- رینما اور گمراہوں کی ہدایت کرنے والا۔

- ۱. ہر اندھے کو بینائی عطا کر دیتا ہے۔
- ۲. ہر طرح کی لغوش سے بچاتا ہے۔
- ۳. ہر طرح کی ظلمت و تاریکی کے لئے نور و روشنی ہے۔
- ۴. ہر حادثہ میں امید کی کرن ہے۔
- ۵. ہر ہلاکت سے بچانے والا ہے۔
- ۶. ہر طرح کی گمراہی میں راہ راست دکھانے والا ہے۔
- ۷. تمام فتنوں کو واضح کرنے والا ہے۔
- ۸. انسان کو دنیا سے آخرت کی جانب لے جانے والا ہے۔
- ۹. انسان کو دنیا سے آخرت کی جانب لے جانے والا ہے۔
- ۱۰. تمہارے دین کا کمال قرآن میں ہے۔
- ۱۱. جس نے بھی قرآن سے منہ موڑا واصل جہنم ہوا۔

”کافی“ کتاب فصل القرآن میں دوسری رواتیں بھی ہیں جنہیں دقت نظر سے پڑھنا مفید ہوگا ہم نے یہاں چند روایتیں نمونہ کے طور پر نقل کی ہیں۔

اب چند روایتیں نزول قرآن کے سلسلہ میں کہ قرآن کب نازل ہوا اور کس سلسلہ میں نازل ہوا۔ پورا قرآن ایک مرتبہ میں نازل ہوا یا رفتہ رفتہ انشاء اللہ اس بحث کو آئندہ ذکر کریں گے۔

-----

[1] کافی، ج ۲، کتاب فضل القرآن، روایت دوّم

[2] کافی کتاب فضل القرآن، روایت ششم

[3] کافی کتاب فضل القرآن، آٹھویں روایت